www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ

● کیا میت کے لئے نماز جنازہ سے فراغت کے فوراً بعد دعا کرنا جائز ہے؟
● نکاح نامے پر دستخط کرکے زبان سے قبول نہ کرنے والے دولہا کا نکاح

☆سوال: کیا نکاح چوری چھپے ہوسکتا ہے؟ (محمد اسلم رانا، مدیر المذاہب)

جواب: چوری چھپے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: ''جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے''۔ مشکوٰۃ باب الولی فی النکاح اور دوسری روایات میں ہے کہ وہ عورتیں بدکار ہیں جو گواہوں کے بغیر اپنا نکاح کرلیتی ہیں والأصح أنه موقوف علی ابن عباس (سنن ترمذی)

حضرت عمرؓ کے پاس ایک نکاح کا معاملہ پہنچا جس میں ایک مرد اور عورت گواہ تھے، فرمایا: یہ پوشیدہ نکاح ہے، میں اسے جائز نہیں سمجھتا، اگر مجھے پیشگی علم ہوجاتا تو میں رجم کرچھوڑتا کیونکہ اس نکاح میں گواہی مکمل نہیں۔ واضح ہو کہ جمہور کے نزدیک نکاح میں کم از کم دو عادل گواہ ہونے ضروری ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں: وہ نکاح پوشیدہ ہے جس میں گواہوں کو چھپانے کی تلقین کی گئی ہو۔ (شرح الزرقانی ۳/۱۴۵)

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''لا نكاح إلا بولي وشاهدي عدل'' (احمد، طبرانی، بیہقی وغیرہ باسناد صحیح) یعنی ''ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا''

صاحبِ مشکوٰۃ نے متعدد احادیث بیان کیں ہیں جن میں اعلانِ نکاح کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆ سوال: نماز جنازہ سے فارغ ہوچکنے کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا حدیث إذا صليتم علىٰ الميت فأخلصوا له الدعاء (جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کرو) اور ابن شیبہ کی حضرت علیؓ سے روایت کہ ''انہوں نے نماز جنازہ پڑھی <u>پھر میت کے لئے دعا</u>'' کی، سے اس کا جواز نکلتا ہے؟

جواب: بحث طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا نماز جنازہ سے فارغ ہوچکنے کے فوراً بعد میت کے لئے دعا کی دعا کا جواز ہے یا نہیں؟...... نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کی دلیل کے طور پر، سوال میں مذکور دو روایات پیش کی جاتی ہیں لیکن درست بات یہ ہے کہ میت کے لئے دعا نماز جنازہ کے دوران مانگی جائے۔ پہلی حدیث کی تشریح بقول علامہ مناویؒ یوں ہے:

> ''میت کیلئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو کیونکہ اس نماز سے مقصود صرف میت کیلئے سفارش کرنا ہے جب دعا میں اِخلاص اور عاجزی ہوگی تو اسکے قبول ہونے کی امید ہے'' (عون المعبود: ۳/۱۸۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوامامہ کی روایت میں ہے: ''ويخلص الصلاة في التكبيرات الثلاث'' یعنی جنازہ کی تین تکبیروں کے دوران اِخلاص سے دعا کرے۔ مستدرک حاکم کی اس حدیث سے اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ دعا کا تعلق خالصۃً حالت ِنماز کے ساتھ ہے نہ کہ بعد از نماز سے۔

اصولِ فقہ کا معروف قاعدہ ہے کہ الأحاديث يفسر بعضها بعضا ''احادیث ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں''، اس بنا پر اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم نمازِ جنازہ پڑھنا چاہو تو میت کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ یہ إقامة المسبب مقام السبب (سبب بول کر مسبّب مراد لینا) کی قبیل سے ہے، ارادہ سبب اور نماز مسبّب ہے۔ حدیث کے الفاظ فَأَخْلِصُوْا میں 'فاء' کے ترتیب وتعقیب بلامہلت ہونے کا یہی مطلب ہے...... اگر مقصود یہاں نماز جنازہ سے فراغت کے بعد دعا ہوتی تو پھر فاء کی بجائے لفظ ثُمَّ ہونا چاہیے تھا جو عام حالات میں ترتیب اور تراخی کا فائدہ دیتا ہے۔ احناف کی یہ توجیہ غلط ہے کہ فاءِ تعقیب کا یہ مطلب ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث سنن ابوداود اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اور امام ابوداود نے اس حدیث کو جنازہ کے دوران دعا پڑھنے کے ضمن میں ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر عنوان یوں قائم کیا ہے: باب الدعا للميت اور اس حدیث پر امام ابن ماجہ کی تبویب بھی ملاحظہ فرمائیں اور بار بار غور سے پڑھیں:

"باب ماجاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة" یعنی نمازِ جنازہ میں دعا کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، اس کا بیان ...... اس سے معلوم ہوا کہ محدثین اور احناف کے فہم میں زمین آسمان کا فرق ہے لہٰذا اس تحریف پر انہیں ندامت کا اظہار کرکے حق کی طرف رجوع کی فکر کرنی چاہیے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے ''مراجعة الحق خير من التمادي في الباطل'' باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ آدمی حق کی طرف رجوع کرلے۔ (إعلام الموقعين)

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے قرآنِ مجید میں ہے ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل: ۹۸) ''جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔ ائمہ لغت زجاج وغیرہ نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے

> ''إذا أردت أن تقرأ القرآن فاستعذ بالله وليس معناه استعاذ بعد أن تقرأ القرآن''
> ''جب آپ قرآن کی تلاوت کا ارادہ کریں تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کریں، اس کا یہ معنی نہیں کہ تلاوتِ قرآن کے بعد أعوذ بالله پڑھا کرو'' ...... اسی کی مثل قائل کا قول ہے: ''إذا أكلت فقل بسم الله'' یعنی جب تو کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھ، اس کا قطعاً یہ معنی نہیں کہ کھانے سے فراغت کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے'' ...... امام واحدیؒ فرماتے ہیں: ''فقہاءِ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ استعاذہ قراءت سے پہلے ہے''۔ (تفسیر فتح القدیر: ۳/۱۹۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ شرع میں دعا کی بالعموم تاکید ہے۔ غالباً اس بنا پر فقہاءِ حنفیہ نے جنازہ میں قراء ت سے استغنائی پہلو اختیار کر کے اس کا نام دعاء وثناء وغیرہ رکھا ہے۔ موطأ امام محمد میں ہے **"لا قراء ة علی الجنازة وهو قول أبی حنيفة"** اور یہ قول **المبسوط للسرخسی** میں بھی ہے (۶۴/۲) ...... البتہ محقق ابن الہمام فتح القدیر (۴۸۹/۱) میں فرماتے ہیں:

"فاتحہ نہ پڑھے تاہم بہ نیتِ ثنا پڑھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ قراء ت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں"

علامہ ابن الہمام جیسے محقق کی یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے، اس لئے کہ فاتحہ کی قراء ت کا اثبات تو صحیح بخاری میں موجود ہے: **باب قراء ة فاتحة الكتاب علی الجنازة**۔ تو پھر کیا یہ بات معقول ہے کہ اثناءِ جنازہ میں اخلاصِ دعا کی تاکید تو نہ ہو، لیکن سلام پھیرنے کے بعد کہا جائے کہ اب اِخلاص سے دعا کرو۔ غالباً اس دھوکہ کے پیش نظر حنفی بھائی نمازِ جنازہ کا تو جھٹکا کرتے ہیں، بعد میں لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

اصولِ فقہ کا قاعدہ معروف ہے کہ "عبادات میں اصل حظر (ممانعت) ہے، جواز کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے"۔ عہدنبوت میں کتنے جنازے پڑھے گئے، کسی ایک موقع پر بھی ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کی ہو۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے

من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو ردّ "جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے" [1]

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: **عليک بالأثر وطريقة السلف وإياك وكل محدثة فإنها بدعة** "آثار اور طریقہ سلف کو لازم پکڑو، اپنے آپ کو دین میں اضافہ سے بچاؤ وہ بدعت ہے" (ذمّ التاویل از ابن قدامہ)

ابن الماجشون نے کہا کہ میں نے امام مالک سے سنا، وہ فرماتے تھے:

"جو دین میں بدعت ایجاد کرکے، اسے اچھا سمجھے تو گویا وہ یہ باور کراتا ہے کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے، اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ جو شے اس وقت دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی"

امام شافعی فرماتے ہیں: "جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اُسنے نئی شریعت بنالی" (السنن والمبتدعات)

رہا حضرت علیؓ کا اثر (فعل صحابی) تو اس کا تعلق نمازِ جنازہ کے متصل بعد سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دفن میت کے بعد سے ہے کیونکہ مصنف نے اس اثر پر جو عنوان قائم کیا ہے اور اس کے تحت مذکورہ جملہ آثار اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس دعا کا تعلق تدفین میت کے بعد سے ہے، عنوان کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے "...... **في الدعاء للميت بعد مايدفن ويسوی عليه**" قبر پر مٹی برابر کرکے میت کے لئے دعا کرنے کا بیان۔ اور تدفین کے بعد میت کے لئے دعا کرنا ثابت شدہ امر ہے جس میں کسی کا کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ